کتاب الھدایۃ (مرغینانی) کے قواعد فقہیہ اور عصری مسائل

حافظ عبدالباسط خان ☆ محمد اکرم

چھٹی صدی ہجری کے عظیم حنفی فقیہ شیخ الاسلام، برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل الفرغانی (۱) المرغینانی (۲) جوکہ صاحب ہدایہ کے نام سے مشہور ہیں، کی کتاب "الہدایہ" کتب فقہ میں نہایت نمایاں مقام کی حامل ہے۔ اس کا استدلال بڑا عقلی، اس کا انداز انتہائی علمی، اس کا اسلوب انتہائی سائنٹفک ہے اور یہ ایک precise کتاب ہے۔ اس میں ایک لفظ بھی زائد نہیں۔ ہدایہ کے جلیل القدر مصنف اپنی بات کو اتنے سلیقے سے کہتے ہیں کہ پڑھنے والا ایک مرتبہ ان کے اسلوب سے واقف ہوجائے تو وہ بڑی آسانی سے کتاب سے استفادہ کرسکتا ہے۔ (۳) اگر کوئی شخص اچھی طرح سے اس کتاب کو سمجھ کر پڑھ لے اور اس کے دلائل اور استدلال سے گہرائی کے ساتھ واقف ہوجائے تو نہ صرف بہت اچھا فقیہ بن جاتا ہے، نہ صرف فقہاء کے اسلوب استدلال اور طرز اجتہاد پر اس کو گرفت حاصل ہوجاتی ہے بلکہ فقہ حنفی کی کنجی اس کے ہاتھ لگ جاتی ہے۔ (۴)

صاحب ہدایہ کے صاحبزادے امام عماد الدین ہدایہ کی شان میں کہتے ہیں:

کتاب الھدایۃ یھدی الھدی ‏ الی حافظیہ ویجلو العمی
فلازمہ واحفظہ یاذا الحجی ‏ فمن نالہ نال اقصی المنی (۵)

ہدایہ میں قواعد فقہیہ سے استدلال

ہدایہ کا بدقت نظر مطالعہ کرنے سے یہ چیز سامنے آتی ہے کہ امام مرغینانی نے بہت سے مقامات پر مسائل کو بیان کرتے ہوئے قرآن وسنت وآرائے فقہاء سے استدلال کے علاوہ قواعد فقہیہ (۶) سے بھی استدلال کیا ہے۔ اس سلسلے میں ان کا منہج کیا ہے، اس بارے میں مختصر گفتگو کی جاتی ہے:

فقہاء نے قواعد فقہیہ کے ساتھ ضبط مسائل میں دو ممتاز مسالک کو اختیار کیا ہے:

(۱) مسلک التعلیل بالقواعد (۲) مسلک التاصیل

☆ بیع بالقاء الحجر: بائع یا مشتری کہے اگر میں نے مبیع پر پتھر پھینک دیا تو ہم میں (ہمارے درمیان) بیع ہوگی۔ ☆

(۱) مسلک التعلیل بالقواعد

اس کا مطلب ہے کہ قواعد کو مسائل کی دلیل کے طور پر پیش کرنا اس حیثیت سے کہ قاعدہ فقہیہ مسئلہ کی علت کے طور پر وارد ہو رہا ہوتا ہے۔ آپ اکثر دیکھتے ہیں کہ فقہاء توجیح و ترجیح کے وقت قواعد کو فروع کے ساتھ ملاتے ہیں۔ تعلیل فقہاء کی فکر اور ان کے تجربات کا ثمر نہیں بلکہ یہ احکام شرعیہ جن کے پیچھے کتاب و سنت کی نص ہے سے پھوٹا ہے۔ پھر جب فقہائے مجتہدین نے اپنی فکر کو قرآن مجید و کلام نبوت کی روشنی کی طرف موڑا تو انہیں بہت سی علل جامعہ ملیں جن پر احکام کی بنیاد ہے' سو انہوں نے اپنے مقالات میں ان کی طرف اشارہ کیا اور پیش آمدہ مسائل کے حل میں ان میں غور و فکر کیا۔ (۷)

(۲) مسلک التاصیل

اس کا مطلب ہے: شروع میں قاعدہ بیان کر کے بعد میں اس سے متعلقہ فروع کا تذکرہ کرنا۔ جب علل قیاسیہ جامعہ مشترک و متحد ہو گئیں اور ان کی رگیں کتب فقہیہ میں پھیل گئیں تو فقہاء ایک نئے کام کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ ہے: علتوں کو مؤلفات سے نکالنا اور انہیں ابواب کے شروع میں رکھنا' پھر ان پر مسائل متفرع کرنا۔ اس عمل کو تاصیل المسائل سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ غور و فکر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مسلک پہلے مسلک ہی سے پھوٹا ہے۔ (۸)

صاحب ہدایہ کا منہج

صاحب ہدایہ بھی انہی فقہاء میں سے ہیں جنہوں نے اپنی تصانیف میں مسلک التعلیل بالقواعد کو اپنایا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب میں ایک سو سے کچھ اوپر قواعد فقہیہ بیان کیے ہیں اور ضوابط فقہیہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ (۹)

صاحب ہدایہ کے منہج کو سمجھنے کے لیے ایک مثال ذکر کی جاتی ہے:

صاحب ہدایہ کتاب الطہارات میں ایک مقام پر بیان کرتے ہیں کہ ہمارے یہاں علی الاطلاق چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے خواہ جس سمت سے بھی ہو۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ مطلق سر کا مسح فرض ہے خواہ ایک بال کا ہو یا تین بالوں کا۔ امام مالک اور امام احمد فرماتے ہیں کہ پورے سر کا مسح فرض ہے۔ اگر تھوڑا سا حصہ بھی باقی رہ جائے تو مسح نہیں ہوگا۔ ائمہ ثلاثہ کا قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دینے کے بعد مرغینانی فرماتے ہیں کہ علمائے احناف میں سے کچھ لوگوں نے تین

☆ توکیل: جس تصرف کا خود مالک ہے غیر کو اس تصرف میں اپنے قائم مقام کر دینا ☆

انگلیوں کو مقدار ناصیہ کی مقدار بتلایا ہے اور دلیل یہ بیان کی ہے کہ مسح کا آلہ ہاتھ ہے اور انگلیوں ہی سے مسح کیا جاتا ہے لہذا اب اگر کوئی تین انگلیوں کی مقدار مسح کر لیتا ہے تو للاکثر حکم الکل والے قاعدے کے تحت اس کے مسح کو شرعاً درست مان لیا جائے گا۔(۱۰)

قواعد ہدایہ کا عصری مسائل پر اطلاق

عصر حاضر میں جو نو بنو مسائل زندگی کے مختلف شعبوں میں پیدا ہو چکے ہیں، ہدایہ میں بیان کردہ قواعد فقہیہ ان کے حل میں ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں اور ان قواعد کا ان مسائل پر اطلاق ہو سکتا ہے۔راقم زیر نظر تحریر میں ہدایہ کے سات منتخب قواعد کا چند عصری مسائل پر اطلاق کرے گا۔(۱۱)

قاعدہ:۱۔الضرورات تبیح المحظورات(۱۲) ''ضروریات ممنوع چیزوں کو مباح کر دیتی ہیں''۔

۱۔بینک کی ملازمت

بینک(۱۳) کی بنیاد چونکہ سودی کاروبار پر ہے، اس لیے حدیث کی رو سے اس میں کسی بھی درجے میں شرکت حرام ہے۔تاہم اگر کسی شخص کے پاس اس کے علاوہ کوئی ایسا ذریعہ معاش نہ ہو جس سے اس کے روزمرہ کے اخراجات پورے ہو سکتے ہوں تو وہ متبادل ذریعہ معاش میسر ہونے تک بینک کی ملازمت کر سکتا ہے۔مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں:

''ایسے شخص کے لیے جو معاشی اعتبار سے بالکل مفلوج ہو، کوئی دوسری ملازمت اور ذریعہ معاش حاصل نہ ہو اور ملازمت ترک کردے تو فاقہ کا اندیشہ ہو ایسے ملازمین بینک کو چاہیے کہ وہ موجودہ ملازمت پر قانع ہونے کی بجائے مستقل متلاشی اور کوشاں رہیں کہ کوئی دوسرا بہتر اور پاک ذریعہ معاش حاصل ہو جائے۔موجودہ ملازمت سے دل میں کراہت محسوس کریں اور جب تک متبادل نظام نہ ہو جائے ایک مجبوری کے بطور اسے کرتے رہیں، اس لیے کہ اگر وہ یہ ملازمت بہ یک قلم ترک کر دیں اور کوئی دوسری صورت سامنے نہ ہو تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ فقر و افلاس ان کو کسی اور گناہ میں مبتلا کر دے''۔(۱۴)

۲۔پوسٹ مارٹم

انسانی جسم کی چیر پھاڑ، ناجائز ہے لیکن علاج یا دیگر ضرورتوں کے تحت اس کی اجازت ہے۔طب

جدید میں موت کی وجوہ اور اس طرح کے دیگر معاملات کی تفتیش کے لیے مردے کے جسم کا پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے۔ضرورت کے اصول کے تحت یہ درست ہوگا۔علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

''میڈیکل کالج کے طلبہ اگر زمانہ تعلیم میں سرجری کی مشق نہ کریں تو وہ مستقبل میں سرجری کے ذریعے علاج نہیں کر سکتے اور بغیر آپریشن کے جن لوگوں کا علاج نہیں ہوسکتا ان کی زندگی یقینی خطرہ میں ہے اور شریعت کا قاعدہ ہے:الضرورات تبیح المحظورات ضرورت کی بنا پر امر ممنوع کا کرنا جائز ہوجاتا ہے' تو کیا اس عام ضرورت کی بناء پر پوسٹ مارٹم کرنے کی بالعموم اجازت دی جاسکتی ہے؟اس سلسلہ میں ہمارا نظریہ یہ ہے کہ سرجری کی مشق کے لیے جانوروں اور غیر مسلم اموات(Dead Bodies) کو حاصل کرنا چاہیے اور مسلم اموات پر سرجری کی مشق کرنا جائز نہیں ہے اور غیر مسلم اموات کا حصول اس قدر دشوار نہیں ہوتا جس کی بناء پر مسلمان میت کی چیر پھاڑ کر کے اس کی بے حرمتی کی جائے''۔(۱۵)

۳۔ٹیکس اور سود میں سود کی ادائیگی

اگر کسی کے پاس سود کی رقم کسی طرح سے آجائے تو اس کے لیے اس کو اپنی مِلک سے نکال دینا لازم واجب ہے' خود اپنی ذات پر خرچ نہیں کرسکتا۔البتہ اگر اس پر کسی ایسے ٹیکس کی ادائیگی واجب ہو جو حکومت نے ناجائز طور پر عائد کیا ہے یا اس نے مجبوراً سود پر قرض لیا ہو تو وہ سود کی مد میں حاصل ہونے والی رقم کو ٹیکس اور سود کی ادائیگی میں استعمال کرسکتا ہے۔

قاعدہ:۲۔الاصل فی الاشیاء الاباحة(۱۶) ''اشیاء میں اصل اباحت ہے''۔

۴۔اعضاء کی پیوندکاری

علماء کے ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ ایک انسان اپنا کوئی عضو اپنی زندگی میں یا موت کے بعد کسی دوسرے شخص کو نہیں دے سکتا' کیونکہ اس کا جسم درحقیقت اللہ کی ملکیت ہے' اس لیے اسے اپنے جسم پر اس طرح کا تصرف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔علماء کے دوسرے گروہ کی رائے یہ ہے کہ اعضاء کی منتقلی سے انسانوں کا فائدہ متعلق ہے کیونکہ اس طریقے سے کئی مریض مرض سے نجات پالیتے ہیں اور بعض صورتوں میں ان کی زندگی بھی بچائی جاسکتی ہے' اس لیے یہ طریقہ درست ہے۔راقم کے نزدیک یہ دوسری رائے درست ہے۔

۵۔ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا حکم

بسا اوقات عورت کی یوٹرس (Utrus) کی ٹیوب بند ہوتی ہے یا رحم کی ٹیوبز تنگ ہوتی ہیں یا اندر کوئی ایسی خرابی ہوجاتی ہے کہ میاں بیوی کے قدرتی ملاپ کے نتیجے میں وہ سپرمز (Sperms) اندر نہیں جاسکتے اور استقرار حمل نہیں ہوسکتا تو ایسی صورتوں میں ڈاکٹر شوہر کا سپرم اور بیوی کا اووم لے لیتے ہیں اور ایک ٹیوب میں ان کا ملاپ کرادیتے ہیں۔فرق صرف اتنا ہے کہ استقرار حمل کا مرحلہ ماں کے پیٹ میں ہونے کی جائے لیبارٹری میں انجام پاتا ہے۔جب ٹیوب میں یہ عمل مکمل ہوجاتا ہے تو اسے احتیاط سے ماں کے رحم میں منتقل کردیا جاتا ہے۔حمل کے اگلے مراحل بچہ ماں کے پیٹ میں ہی طے کرتا ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا یہ طریقہ جو پاکستان سمیت اکثر مسلمان ملکوں میں رائج ہے، جس میں نسب کا خیال رکھا جاتا ہے اور کوئی حرام عمل نہیں ہوتا، سپرم اور اووم ایک ہی میاں بیوی کے ہوتے ہیں، کسی غیر مرد یا عورت کے خلیے استعمال نہیں ہوتے تو اس صورت میں کوئی امر مانع نہیں۔چنانچہ یہ شرعی حوالے سے جائز ہے۔(۱۷)

۶۔چٹ فنڈ یا کمیٹی

ہمارے ہاں عام لوگوں نے سہولت کی غرض سے کمیٹی کے نام سے قرض کا ایک طریقہ رائج کیا ہے جس میں تمام شرکاء ہر ماہ رقم کی ایک متعین مقدار ادا کرتے ہیں اور جمع شدہ رقم باری کے مطابق کسی ایک رکن کو دے دی جاتی ہے۔اس طرح تمام شرکاء اپنی اپنی باری پر اپنی رقم پوری کی پوری اکٹھی وصول کرلیتے ہیں۔بعض اہل علم نے اگرچہ اس کو غلط قرار دیا ہے۔لیکن راقم کے نزدیک اس طریقے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

قاعدہ:۳۔یختار اھون الشرین (۱۸) ''دو برائیوں میں سے کم درجے کی برائی کو اختیار کیا جائے گا''۔

۷۔جڑواں بہنوں کا نکاح

اگر دو خواتین اس طرح پیدا ہوئی ہوں کہ ان کے اعضاء ایک دوسرے کے ساتھ ناقابل انفصال طریقے پر جڑے ہوئے ہوں تو ان کے نکاح کا کیا حکم ہے؟ عقلاً اس میں تین احتمال ہیں: یا تو وہ

دونوں مجرد رہیں، یا دونوں کا نکاح دو الگ الگ مردوں سے کر دیا جائے یا دونوں کو ایک ہی مرد کے نکاح میں دے دیا جائے۔ان میں سے تیسری صورت میں پہلی دو صورتوں کی بہ نسبت کم قباحت اور ضرر پایا جاتا ہے اس لیے اسی کو اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۸۔مسجد کی حیثیت کا خاتمہ

فقہاء کے نزدیک جب ایک دفعہ کسی جگہ پر مسجد بنا دی جائے تو وہ قیامت تک کے لیے مسجد ہی رہے گی۔اس جگہ کو کسی اور استعمال میں لانا ناجائز ہے۔تاہم اگر کسی غیر مسلم ملک میں کوئی مسجد نقل آبادی کی وجہ سے ویران ہو جائے اور اندیشہ ہو کہ کفار مسجد کی بے حرمتی کریں گے تو ایسی مسجد کو بیچ دینا یا اس کی ہیئت کو تبدیل کر کے مسجد کی علامات کو ختم کر دینا درست ہوگا۔

قاعدہ: ۴۔الثابت عادۃ کالمتیقن بہ(۱۹) ''عرفاً ثابت چیز یقینی طور پر ثابت چیز کی طرح ہے''۔

۹۔حق تالیف، حق طباعت اور حق ایجاد کی خرید وفروخت

حق تالیف، حق طباعت اور حق ایجاد کی طباعت کی خرید وفروخت آئینی طور پر بھی درست قرار دی گئی ہے اور پوری دنیا میں اس نے ایک عرف عام کی حیثیت بھی اختیار کر لی ہے۔(۲۰)

سوا ان سے اجازت لینے یا ان سے معاہدہ کیے بغیر کوئی دوسرا شخص یا ادارہ اس کتاب کو شائع نہیں کر سکتا۔اس طرح کسی ایجاد کے موجد کی اجازت کے بغیر اس کی تیاری اور فروخت نہیں کی جا سکتی۔

۱۰۔ای میل کے ذریعے نکاح وطلاق

عرف کے قاعدے کی ایک فرع یہ ہے کہ الکتاب کالخطاب(۲۱) یعنی خط زبانی کلام کی طرح ہے۔استاذ مصطفی احمد الزرقاء اپنی کتاب المدخل الفقھی العام میں نظریۃ العقود کے ضمن میں لکھتے ہیں:

ویشترط فی الکتابۃ لکی ان تکون مستبینۃ مرسومۃ (۲۲)

''خط کو خطاب کی جگہ معتبر کرنے کی شرط یہ ہے کہ وہ مستبین اور مرسوم ہو''۔

پھر وہ وضاحت کرتے ہیں کہ مستبین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی ایسی چیز پر لکھا ہوا ہو جو نظر بھی آئے اور اس پر ثابت بھی ہو سکے۔چنانچہ ہوا میں اور پانی کی سطح پر لکھائی معتبر نہیں۔مرسوم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس طریقے پر لکھا ہوا ہو جو اپنے دور کے لوگوں کے درمیان رائج ہو۔مثلاً یہ کہ

☆ بیع ملامسہ: بائع یا مشتری کہے کہ اگر میں نے تجھے یا تیرے کپڑے کو چھو لیا تو ہمارے درمیان بیع ہو گی ☆

اس کے شروع میں مرسل اور مرسل الیہ کا نام لکھا ہوا ہو یا یہ کہ اس پر مرسل کی مہر ہو۔ اس سے ہمارے دور میں ای میل کے ذریعے نکاح وطلاق کے احکام بھی ثابت ہوتے ہیں' کیونکہ اس میں مستبین اور مرسوم ہونے کی شرائط موجود ہیں اور لوگوں کا عرف اس کے مطابق چلتا ہے۔ پھر خط کے ذریعے ایجاب اور قبول کے بارے میں فقہاء کی رائے یہ ہے کہ ان کا حکم عبارت کے لکھنے سے شروع نہیں ہوتا بلکہ خط کے مرسل الیہ تک پہنچنے اور اس کے پڑھ لینے کے بعد شروع ہوگا۔ چنانچہ اس وقت موجب موجب ہوگا اور قابل قابل۔ (۲۳)

مگر یہ معاملہ صرف باہمی معاہدات کے بارے میں ہوگا۔ رہے وہ امور جن میں جانب مخالف کو علم ہونا اور ان کی رضامندی حاصل کرنا ضروری نہیں ہوتا جیسے طلاق اور عتاق وغیرہ' تو ان کے بارے میں بات یہ ہے کہ جب اسے شرائط کے مطابق لکھا گیا ہو تو اس کا حکم لکھنے کے ساتھ ہی واقع ہو جائے گا۔ مثلاً ایک شخص اپنی بیوی کو خط میں یہ لکھ دے کہ تجھے طلاق ہے تو اس پر لکھنے کے فوراً بعد طلاق واقع ہو جائے گی۔ البتہ اگر اس نے خط میں یہ وضاحت بھی لکھ دی ہو کہ جب میرا خط تجھے مل جائے تو تجھے طلاق ہو تو اس صورت میں طلاق تب ہی واقع ہوگی جب وہ خط بیوی کو مل جائے۔ (۲۴)

قاعدہ: ۵۔ الحدود تندری بالشبهات (۲۵) ''شبہات سے حدود ساقط ہو جاتی ہیں''۔

۱۱۔ میڈیکل رپورٹ کی بنا پر زنا کا ثبوت

اگر ایک اجنبی مرد اور عورت ایک کمرے سے پکڑے جائیں اور ان کے کپڑے منی آلود ہوں اور پکڑے جاتے وقت ان کے چہروں پر گھبراہٹ اور خجالت کے آثار ہوں اور میڈیکل ٹیسٹ کے ذریعہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ منی انہی دونوں کی ہے تو کیا اس واقعاتی شہادت سے ان پر حد لازم ہوگی؟ جواب یہ ہے کہ ہر چند کہ ثبوت زنا پر قوی قرینہ موجود ہے لیکن ان پر حد جاری نہیں کی جائے گی بلکہ ان کو تعزیری سزا دی جائے گی۔ (۲۶)

قاعدہ: ٦۔ المطلق یجری علی اطلاقه (۲۷) ''مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے''۔

۱۲۔ مطلق گاڑی خریدنے کا مسئلہ

اگر کسی نے دوسرے آدمی سے کہا: میرے لیے گھوڑا یا گاڑی خریدو' اور اس کی نوع یا رنگ بیان نہیں کیا اور نہ ہی اسے کسی صفت کے ساتھ مقید کیا ہے اور گھوڑوں اور گاڑیوں کی خرید وفروخت کے

☆ بیع مقائیضہ یہ ہے کہ : سامان کے بدلے سامان کی بیع ہو☆

حوالے سے وہاں کوئی مخصوص عرف وعادت بھی نہیں تو اب وکیل جونسا گھوڑا بھی خرید لے یا جونسی گاڑی بھی خرید لے وہ موکل پر لازم ہو جائے گی اور اسے اس کے قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا کیونکہ اس نے اپنے کلام کو مطلق رکھا ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی قید نہیں لگائی۔(۲۸)

قاعدہ:۷۔اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام(۲۹) ''جب حلال اور حرام جمع ہو جائیں تو حرام کو ترجیح دی جائے گی''۔(۳۰)

۱۳۔پی۔ایل۔ایس اکاؤنٹ کا مسئلہ

بینک میں PLS اکاؤنٹ کے سسٹم میں اکاؤنٹ ہولڈر کی رقم اگر مضاربہ ومشارکہ کی بنیاد پر چلنے والے کاروبار میں لگائی جاتی ہے تو پھر اس سے حاصل ہونے والا منافع اکاؤنٹ ہولڈر کے لیے جائز ہوگا اور اگر اس رقم کا کچھ حصہ تو جائز کاروبار میں اور کچھ سود اور دیگر ناجائز کاروبار میں صرف کیا جائے تو اس سے حاصل ہونے والا منافع ناجائز متصور ہوگا۔(۳۱) درج ذیل حدیث طیبہ بھی اس معنی کو بیان کرتی ہے:

الحلال بین والحرام بین وبینھما مشتبھات لایعلمھا کثیر من الناس 'فمن اتقی الشبھات استبرا دینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبھات وقع فی الحرام (۳۲)

''حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے 'سو جو ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی اور جو ان میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا''۔

حاصل بحث

☆امام مرغینانی نے اپنی کتاب ہدایہ میں مختلف مقامات پر جو قواعد بیان کیے ہیں' عصر حاضر میں پیش آمدہ مسائل کے حل میں وہ ممد ومعاون ثابت ہو سکتے ہیں اور ان قواعد کا ان مسائل پر اطلاق ہو سکتا ہے۔

☆فقہاء نے قواعد فقہیہ کے ساتھ ضبط مسائل میں دو مسالک کو اختیار کیا ہے:

(۱)مسلک التعلیل بالقواعد(۲)مسلک التاصیل

مسلک التعلیل بالقواعد کا مطلب ہے کہ قواعد کو مسائل کی دلیل کے طور پر پیش کرنا اس حیثیت سے کہ قاعدہ فقہیہ مسئلہ کی علت کے طور پر وارد ہو رہا ہوتا ہے۔مسلک التعلیل کا مطلب ہے: شروع میں قاعدہ

☆بیع مزابنہ: کٹے ہوئے پھل کو درخت پر لگے ہوئے پھل کے بدلے اندازاً فروخت کرنا☆

بیان کر کے بعد میں اس سے متعلقہ فروع کا تذکرہ کرنا۔صاحب ہدایہ نے اپنی کتاب میں مسلک التعلیل بالقواعد کو اپنایا ہے۔

☆ بینک کی بنیاد چونکہ سودی کاروبار پر ہے اس لیے قرآن وحدیث کی رو سے اس میں کسی درجے کی بھی شرکت جائز نہیں۔سو بینک کی ملازمت جائز نہیں ہوگی۔تاہم اگر کسی کے پاس کوئی اور ذریعہ معاش نہیں تو الضرورات تبیح المحظورات کے تحت اس کے لیے متبادل حلال ذریعہ معاش میسر آنے تک بینک کی ملازمت جائز ہوگی۔یہ اس کے لیے ایک مجبوری کی صورت ہوگی۔

☆انسانی جسم کی چیر پھاڑ ناجائز ہے لیکن علاج یا دیگر ضرورتوں کے تحت اس کی اجازت ہے۔طب جدید میں موت کی وجوہ وغیرہ جاننے کے لیے پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے۔ضرورت کے اصول کے تحت یہ جائز ہوگا۔

☆اگر کسی کے پاس کسی ذریعے سے سودی رقم آ جائے تو وہ اسے اپنی ذات پر خرچ نہیں کرسکتا۔اگر حکومت اس پر کوئی ناروا ٹیکس لگا دے تو وہ سود والی رقم ٹیکس کی ادائیگی میں استعمال کرسکتا ہے۔

☆اعضاء کی پیوندکاری کے حوالے سے علماء کی مختلف آراء ہیں۔راقم کے خیال میں اعضاء کی منتقلی سے انسانوں کا فائدہ متعلق ہے، کیونکہ اس طریقہ سے کئی مریض مرض سے نجات پالیتے ہیں اور بعض صورتوں میں ان کی زندگی بھی بچائی جاسکتی ہے، اس لیے یہ طریقہ درست ہے۔

☆ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا وہ طریقہ جس میں نسب کا خیال رکھا جاتا ہے اور کوئی حرام عمل نہیں ہوتا، سپرم اور اووم ایک ہی میاں بیوی کے ہوتے ہیں، کسی غیر مرد یا عورت کے خلیے استعمال نہیں کیے جاتے، وہ طریقہ شرعی حوالے سے جائز ہے۔

☆ہمارے معاشرے میں عام لوگوں نے سہولت کی غرض سے کمیٹی کے نام سے قرض کا جو طریقہ رائج کیا ہوا ہے جس میں تمام شرکاء ہر ماہ رقم کی ایک متعین مقدار ادا کرتے ہیں اور جمع شدہ رقم باری کے مطابق ایک رکن کو دے دی جاتی ہے، اس طرح تمام شرکاء اپنی اپنی باری پر اپنی رقم پوری کی پوری اکٹھی وصول کر لیتے ہیں، شرعاً یہ جائز ہے۔

☆اگر دو عورتیں اس طرح پیدا ہوئی ہوں کہ ان کے اعضاء ایک دوسرے کے ساتھ ناقابل انفصال طریقے پر جڑے ہوئے ہوں تو ان کے نکاح میں زیادہ بہتر صورت یہ ہے کہ دونوں کو ایک ہی مرد کے نکاح میں دے دیا جائے۔

☆بیع سوم علی سوم وغیرہ: دوسرے شخص کے بھاؤ پر بھاؤ لگانا۔(یہ ناجائز ہے) ☆

☆آج کل کے عرف میں کسی کتاب کے مصنف یا ناشر کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے کہ ان سے اجازت لیے یا ان سے معاہدہ کیے بغیر کوئی دوسرا شخص یا ادارہ اس کتاب کو شائع نہیں کرسکتا۔ □

☆عرف کے قاعدے کی فرع الکتاب کالخطاب کے تحت ای میل کے ذریعے نکاح وطلاق درست ہیں۔☆میڈیکل رپورٹ اگرچہ زنا پر قوی قرینہ ہے لیکن حد جاری نہیں ہوگی کیونکہ شبہات سے حدود ساقط ہوجاتی ہیں، البتہ تعزیری سزا دی جائے گی۔

حواشی

۱۔یہ فرغانہ کی طرف نسبت ہے جو کہ ماوراء النہر کا ایک بہت بڑا شہر ہے۔تفصیل کے لیے دیکھیے:(۱)الحموی، یاقوت بن عبداللہ: معجم البلدان، دار الفکر، بیروت، دت، ۴/ ۲۵۳

(۲)السمعانی: ابوسعید عبدالکریم بن محمد: الانساب، تحقیق: عبداللہ بن عمر البارودی، دار الفکر، بیروت، طبع ۱، ۱۹۹۸ء، ۴/ ۳۶۷

۲۔یہ مرغینان کی طرف نسبت ہے۔یہ ماوراء النہر کا ایک شہر ہے۔اب اسے مرغیلان کہا جاتا ہے۔دیکھیے:

(۱)معجم البلدان ۵/ ۱۰۸(۲)الانساب ۴/ ۳۶۷

(۳)بشیر فرانسیس وکورکیس عواد: بلدان الخلافۃ الشرقیۃ، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبع ۲، ۱۴۰۵ھ، ص ۵۲۲

۳۔غازی، محمود احمد، ڈاکٹر: محاضرات فقہ، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، س ن، ص ۴۸۸۔۴۸۹

۴۔حوالہ محولہ بالا۔ ہدایہ اور صاحب ہدایہ کے بارے میں تفصیل سے جاننے کے لیے دیکھیے:

(۱)لکھنوی، عبدالحی، مولانا: مقدمۃ الھدایۃ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، طبع ۱، ۱۴۱۷ھ

(۲)کحالہ، عمر رضا: معجم المؤلفین، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، دت، ۷/ ۴۵

(۳)الزرکلی، خیر الدین: الاعلام، بیروت، طبع ۳، ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء، ۵/ ۷۳

(۴)وجدی، محمد فرید: دائرۃ معارف القرن العشرین، دار المعرفہ، بیروت، طبع ۳، دت، ۸/ ۷۵۹

(۵)القرشی، ابومحمد عبدالقادر: الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ، مطبعہ مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن، ہند، طبع ۱، دت، ص ۳۸۵

(۶)حاجی خلیفہ، مصطفی بن عبداللہ: کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی، دت، ۱/ ۱۸۳۰

(۷)طاش کبری زادہ: مفتاح السعادۃ، مطبعۃ دائرۃ المعارف النعمانیہ، حیدرآباد دکن، ہند، طبع، دت، ۲/ ۱۲۶

(۸)بغدادی، اسماعیل پاشا: ھدیۃ العارفین، مکتبۃ الاسلامیہ والجعفری، طہران، طبع ۳، ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۴۷ء، ۱/ ۷۰۲

(۹)لکھنوی، عبدالحی، مولانا: الفوائد البھیۃ فی تراجم الحنفیۃ، مصر، ۱۳۲۴ھ، ص ۱۴۱

☆بیع مساومہ: خرید کردہ قیمت کا اعتبار کیے بغیر کسی شے کو فروخت کرنا ☆

(۱۰) قاسم بن قطلوبغا'ابوالفداء زین الدین: تاج التراجم'تحقیق: محمد خیر رمضان یوسف'دارالقلم'دمشق'سوریا' طبع ۱'۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲'ص ۲۰۶

۵۔مفتاح السعادۃ ۲/ ۱۲۷

۶۔قواعد فقہیہ کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لیے دیکھیے:

(۱) البورنو'محمد صدقی بن احمد'ڈاکٹر: موسوعۃ القواعد الفقھیۃ'مؤسسۃ الرسالۃ'بیرو بیروت'لبنان'طبع ۱'۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء' ۱۲مجلدات

(۲) الزحیلی'محمد مصطفیٰ'ڈاکٹر: القواعد الفقھیۃ وتطبیقھا تھا فی المذاہب الاربعۃ 'دارالفکر'دمشق 'شام'طبع ۲'۱۴۲۸ھ /۲۰۰۷ء'۲مجلدات

(۳) الدعاس'عزت عبید: القواعد الفقھیۃ'منشورا مکتبۃ الغزالی'حماۃ'سوریۃ'طبع ۲'دت

(۴) الدمشقی'یوسف بن عبدالہادی: القواعد الکلیۃ الفقھیۃ'دارالبشائرالاسلامیۃ'بیروت'طبع ۱'۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء

(۵) غازی'محموداحمد'ڈاکٹر: قواعد کلیہ اوران کا آغاز وارتقاء'شریعہ اکیڈمی'بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی'اسلام آباد'طبع ۱'۱۹۹۲ء

۷۔ندوی'علی احمد: القواعد والضوابط المستخلصۃ من التحریر'مطبعہ المدنی'القاہرہ'مصر'طبع ۱'۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء'ص ۱۵۲۔۱۷۰(ملخصا)

۸۔حوالہ محولہ بالا

۹۔ہدایہ کے ضوابط فقہیہ کی تفصیل کے لیے دیکھیے:

اسامہ محمد شیخ: الضوابط الفقھیۃ لاحکام الاسرۃ من کتاب''الھدایۃ''للامام المرغینانی'جامعۃ ام القریٰ'کلیۃ الشریعۃ والدراسات الاسلامیۃ'قسم الدراسات العلیا الشرعیۃ'فرع الفقہ'مکۃ المکرمۃ'۱۴۳۰ھ

۱۰۔مرغینانی'برہان الدین ابوالحسن علی بن ابی بکر: الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی'داراحیاء التراث العربی' بیروت'طبع ۱'۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء'۱/ ۱۵

۱۱۔قواعد فقہیہ کے عصری مسائل پر اطلاق کے حوالے سے دیکھیے:

(۱) کامل'عمر عبداللہ: القواعد الفقہ الکبری واثرھا فی المعاملات المالیۃ'جامعۃ الازہر الشریف' کلیۃ الدراسات العلیا'الجامعۃ الارونیۃ'۲۰۰۴ء

(۲) یحیی موسی حمد: القواعد الفقھیۃ فی اجتماع الحلال والحرام وتطبیقاتھا المعاصرۃ'کلیۃ الدراسات العلیا' الجامعۃ الارونیۃ'۲۰۰۴ء

(۳) مگھالوی'محمد انور'مولانا: فقہ حنفی کے اساسی قواعد'زاویہ ٹریڈرز'لاہور'س ن

۱۲۔الہدایہ ۱/ ۲۲'۳/ ۴۵: البورنو'محمد صدقی بن احمد'ڈاکٹر: موسوعۃ القواعد الفقھیۃ'مؤسسۃ الرسالۃ'بیروت'لبنان'طبع ۱'۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء'۶/ ۳ ۲۶'اللحجی 'عبداللہ بن سعید بن عباد: ایضاح القواعد الفقھیۃ'دون دارنشر'طبع

۳، ۱۴۱۰ھ، ص ۴۲

۱۳۔ بینکنگ سے متعلقہ معلومات کے لیے دیکھیے:

(۱) قلعہ جی، محمد رواس، ڈاکٹر: المعاملات المالیۃ المعاصرہ فی ضوء الفقہ والشریعۃ، دار النفائس، بیروت، لبنان، طبع ۱، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، ص ۴۱

(۲) عبدالباسط خان، حافظ، ڈاکٹر: جدید فقہی مسائل اور فقہائے پاک وہند کے اجتہادات، شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، س ن، ص ۲۰۰۔۲۳۶

(۳) رحمانی، خالد سیف اللہ، مولانا: جدید فقہی مسائل، پروگریسو بکس، لاہور، س ن، ۱/ ۲۳۷۔۲۵۵

۱۴۔ جدید فقہی مسائل، ۱/ ۲۳۸

۱۵۔ سعید، غلام رسول، علامہ: شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، لاہور، طبع ۱۳، ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، ۲/ ۲۲۶

۱۶۔ الھدایہ ۲/ ۲۷۸، موسوعۃ القواعد الفقھیۃ ۲/ ۱۱۵

، ابن نجیم، زین الدین ابراہیم: الاشباہ والنظائر، دار الفکر، دمشق، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء، ص ۶۶

۱۷۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر: جدید مسائل کا اسلامی حل، مرتب: عبدالستار منہاجین، منہاج القرآن پبلی کیشنز، لاہور، طبع ۵، ۲۰۱۲ء، ص ۸۹۔۹۰

۱۸۔ الھدایہ ۱/ ۲۲۴، القواعد الفقھیۃ، وتطبیقاتھا فی المذاہب الاربعۃ ۱/ ۲۱۹

۱۹۔ الھدایہ ۱/ ۱۸: موسوعۃ القواعد الفقھیۃ ۴/ ۵۳۸

۲۰۔ جدید فقہی مسائل ۲/ ۳۲۲

۲۱۔ الزرقاء، مصطفی احمد: المدخل الفقھی العام، دار الفکر، بیروت، طبع ۳، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء ۲/ ۱۰۱۱، مجلۃ الاحکام العدلیہ، مادہ :۶۱، المطبعۃ العدلیہ، بیروت، لبنان، ۱۳۰۲ھ

۲۲۔ المدخل الفقھی العام ۱/ ۴۱۲

۲۳۔ گل زادہ: عائلی زندگی سے متعلق قواعد فقہیہ اور عصر حاضر میں ان کا اطلاق، جامعہ پنجاب، شعبہ اسلامیات لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۱۹۱۔۱۹۲

۲۴۔ ایضاً، ص ۲۲۱۔۲۲۲

۲۵۔ الھدایہ ۱/ ۲۱۲، ۲۴۶/ ۲، ۲۷۲/ ۲، ۲۵۲، ۳۶۳:۳: موسوعۃ القواعد الفقھیۃ، ۳/ ۹۷: القواعد الفقھیۃ وتطبیقاتھا فی المذاہب الاربعۃ ۲/ ۶۶۰

۲۶۔ شرح صحیح مسلم ۵/ ۱۷۸

۲۷۔ الھدایہ ۱/ ۱۵، ۳۶، موسوعۃ القواعد الفقھیۃ ۱۰/ ۶۹۹، القواعد الفقھیۃ وتطبیقاتھا فی المذاہب الاربعۃ ۱/ ۳۸۷، شرح القواعد الفقھیۃ، ص ۲۶۱

۲۸۔ موسوعۃ القواعد الفقھیۃ ۱۰/ ۷۰۰

☆ اقرار: عاقل وبالغ کا غیر کا حق اپنے اوپر ثابت ہونے کی خبر دینا اقرار ہے ☆

۲۹۔الھدایہ ۱/۲۶،۴/۳۵۲،۳۶۹،۳۷۴،۴۰۹

۳۰۔یعنی اس سے اجتناب کیا جائے گا۔

۳۱۔نسیم محمود: مالی قواعد فقہیہ اور عصر حاضر میں ان کی تطبیق، غیر مطبوعہ مقالہ برائے پی ایچ ڈی، جامعہ پنجاب، شعبہ اسلامیات، لاہور، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء، ص ۲۳۳

۳۲۔ابوداؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی: سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، باب فی اجتناب الشبھات، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، طبع ۱، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء

رویتِ ہلال پر مراکشی عالم فلکیات کی تحقیقی کتاب

العزب الزلال فی معرفة روية الهلال

اردو ترجمہ علامہ ظہیر احمد بھٹی .... ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ملنے کے پتے: مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی اور...... مکتبہ ضیاء القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور...... مکتبہ زاہدیہ فیصل آباد

کل عام وانتم بخیر

نیا سال 2018 مبارک ہو

☆

منجانب: مجلس ادارت ومشاورت مجلہ فقہِ اسلامی کراچی

0333-2376985

تحریک جہاد اور برٹش گورنمنٹ

ایک تحقیقی مطالعہ

ناشر: دارالنعمان نزد مکتبہ قادریہ یونیورسٹی روڈ پرانی سبزی منڈی کراچی

☆ بیع صرف: چاندی یا سونے کی بیع چاندی یا سونے کے بدلے میں ☆